السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مصر میں قیام کے دوران میرے اور میری بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا اور سعودیہ کی طرف سفر سے پہلے میں نے ظہار کی قسم کھالی اور سعودیہ واپس آکر تھوڑی ہی مدت بعد مجھے پروگرام ''نور علی الدرب'' سننے کا اتفاق ہوا جس سے معلوم ہوا کہ ظہار کا کفارہ متواتر ساٹھ دن کے روزے ہے اور اب جب کہ رمضان کی آمد آمد ہے اور رمضان کے بعد مجھے پھر مصر جا کر اپنی بیوی کے ساتھ ڈیڑھ ماہ بسر کرنا ہے 'کیونکہ وہ میرے ساتھ سعودیہ میں مقیم نہیں ہے 'لہذا مصر میں اس کے ساتھ قیام کے دوران میرے لئے دو ماہ کے روزے رکھنا مشکل ہے 'کیا میرے لئے روزے رکھنے سے قبل بیوی سے مباشرت جائز ہے 'جبکہ روزے میں سعودیہ میں واپس آکر رکھ لوں یا مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے یا اسے حرام قرار دے لے 'اس پر واجب ہے کہ بیوی کو چھونے سے پہلے ایک مومن غلام آزاد کردے 'اگر اس سے عاجز ہو تو متواتر دو ماہ کے روزے رکھے اور اگر اسے اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادے 'اپنے شہر میں کھجور یا چاول وغیرہ جو خوراک کھانے کا معمول ہو' وہ مسکین کو نصف صاع 'یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو کے حساب سے دے دے 'کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذينَ يُظـٰهِر‌ونَ مِن نِسائِهِم ثُمَّ يَعودونَ لِما قالوا فَتَحريرُ‌ رَ‌قَبَةٍ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا ذٰلِكُم توعَظونَ بِهِ وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ خَبيرٌ‌ ٣ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ شَهرَ‌ينِ مُتَتابِعَينِ مِن قَبلِ أَن يَتَماسّا فَمَن لَم يَستَطِع فَإِطعامُ سِتّينَ مِسكينًا ٤ ...

سورة المجادلة

''اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں 'پھر اپنی بات سے رجوع کرنا چاویں تو ان کو ہم بستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضروری ہے مومنو! اس حکم سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے 'جب کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے 'جو شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔''

اس مذکورہ ترتیب کے مطابق کفارہ ادا کرنے سے پہلے بیوی کے قریب جانا آپ کیلیئے جائز نہیں ہے 'اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے اور آپ کیلیئے آسانی پیدا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الظہار: جلد 3 صفحہ 334

محدث فتویٰ